5201 ـ يتيموں كى كفالت اورانہيں منہ بولا بيٹا بنانے ميں فرق

سوال

كوسوو كے اكثر پناہ گزين امريكہ ميں داخل ہورہے ہيں اوران كى ديكھ بھال نصرانى تنظيميں كررہى ہيں ـ
بعض بھائيوں كا چاہتے ہيں كہ وہ يتيموں كواپنے ہاں گھروں ميں ركھيں اوران كى پرورش كے ساتھ ساتھ كھلائيں پلائيں اوركفالت كريں ـ
ليكن ايك عالم نے كہا كہ ايسا كرنا حرام ہے اوراسلام ميں منہ بولا بيٹا بنانا جائز نہيں ، اورنہ ہى وہ لوگوں كو يتيموں كى كفالت كرنے پر تيار كرتا اورابھارتا ہے ، توكيا ہميں اسلام اس بات كى اجازت ديتا ہے كہ ہم يتيم كو اس كا نام بدلے بغير منہ بولا بيٹا بناليں ؟
اوركيا يتيم كفالت كرنے والے كے بچے كى طرح ہى شمار ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

يتيم كى كفالت اورمنہ بولابيٹا بنانے ميں بہت فرق ہے جسے ہم ذيل كے كچھ نقاط ميں بيان كرتے ہيں :

ا ـ منہ بولا بيٹا بنانايہ ہے كہ : كوئي شخص كسى يتيم بچے كو حاصل كركے اسے اپنے كسى صلبى بيٹے جيسا بنا كراسے اپنى طرف منسوب كرلے يعنى اسے اس كى ولديت كے ساتھ پكارا جانے لگے ، اوراس مرد كى محرمات عورتيں اس يتيم بچے كے ليے حلال نہ ہوں اورمنہ بولے بيٹے كے والدكے دوسرے بيٹے اوربيٹياں اس كے بہن بھائي اوراس شخص كى بہنيں يتيم كى پھوپھياں بن جائيں اوراسى طرح باقى رشتہ داربھى ـ

دور جاہليت ميں ايسا كيا جاتا تھا ، حتى كہ يہ نام بعض صحابہ كرام كے ناموں سے بھى چمٹے رہے مثلا مقدار بن اسود حالانكہ ان كے والد كانام عمرو تھا ليكن انہيں منہ بولا بيٹا بنانے كى بنا پر مقداد بن الاسود كہا جاتا تھا ـ

اورابتدائے اسلام ميں بھى اسى طرح معاملہ چلتا رہا حتى كہ اللہ تعالى نے اسے ايك مشہور قصہ ميں حرام قرار ديا كہ زيدبن حارثہ رضي اللہ تعالى عنہ كوزيدبن محمد صلى اللہ عليہ وسلم پكاراجاتا تھا تواللہ تعالى نے اسے حرام كرديا اورحكم ديا كہ انہيں ان كے آباء كے نام سے پكارا جائے ـ

زيد بن حارثہ رضي اللہ تعالى عنہ زينب بنت جحش رضي اللہ تعالى عنہا كے خاوند تھے اوربعد ميں زيد رضي اللہ تعالى

عنہ نے زینب رضي اللہ تعالی عنہا کو طلاق دے دی ۔

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زینب رضي اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہوئي تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضي اللہ تعالی عنہ کوفرمایا :

جاؤ اس کے پاس میرا ذکرکرنا ، وہ گئے اوروہاں پہنچے تو وہ آٹے میں خمیر ڈال رہی تھیں ، وہ کہنے لگے : اے زینب خوش ہوجا مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے وہ تجھے یاد کررہے تھے ، وہ کہنے لگیں میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کرونگي جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں ، یہ کہہ کر وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں چلی گئيں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اوراس کے پاس چلے گئے ۔

اوراسی بارہ میں اللہ تعالی نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :

{ یاد کرو جب کہ آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ تعالی نے بھی انعام وفضل کیا اورتو نے بھی کہ تواپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اوراللہ تعالی سے ڈر ، اورتو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالی ظاہر کرنے والا تھا ، اورتو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالی کا زیادہ حق ہے کہ تو اس سے زیادہ ڈرے ۔

پس جب زید (رضي اللہ تعالی عنہ) نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کرلی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارہ میں کسی قسم کی تنگي نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض پوری کرلیں اللہ تعالی کا یہ حکم توہو کرہی رہے گا } الاحزاب (37) ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1428) ۔

ب ـ اب یقینا اللہ تعالی نے منہ بولابیٹا بنانا حرام کردیا ہے اس لیے کہ اس میں نسب کی ضیاع ہے حالانکہ ہمیں تو حکم ہے کہ ہم نسب ناموں کی حفاظت کریں ۔

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نےسنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے :

(جوشخص بھی علم رکھتے ہوئے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرح منسوب ہو یہ کفر ہے ، اورجس نے بھی کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعوی کیا جس میں اس کا نسب نہیں ہے تووہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61) ۔

حدیث میں کفر کا معنی یہ ہے کہ اس نے کفریہ کام کیا ہے نہ کہ وہ دین سے ہی خارج ہوگیا ۔

اس لیے کہ اس میں اللہ تعالی کے حرام کردہ چیز کوحلال کرنا ہے ۔

اوراس لیے بھی کہ مثلا یتیم جسے منہ بولا بیٹا بنایا جائے اس پر منہ بولا بیٹا بنانے والے نے اپنی بیٹیاں حرام کردی دی ہیں حالانکہ وہ اس کے لیے مباح اورجائز تھیں جسے اللہ تعالی نے حرام نہیں ، اوراسی طرح جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہے اس نے اپنے بعد اس کے لیے وراثت حلال کرلی ، اس میں بھی اللہ تعالی کے حرام کردہ کومباح کرنا ہے ، اس لیے کہ وراثت توصلبی اولاد کا حق ہے اوراس نے غیرصلبی کوبھی اس میں شریک کرلیا ہے ۔

اوریہ بھی ہے کہ اس سے منہ بولا بیٹا بنانے والے کی اولاد اورمنہ بولے بیٹے کے مابین حسد وبغض پیدا ہوگا ۔

اس لیے کہ ان کے بعض حقوق کی حق تلفی ہوگی اوروہ یتیم اورمنہ بولا بیٹا بغیر کسی حق کے کچھ حقوق حاصل کرلے گا ، حالانکہ صلبی بیٹوں کویہ علم ہے کہ ان کے ساتھ وہ اس کا مستحق نہیں تھا ۔

لیکن یتیم کی کفالت یہ ہے کہ کوئي شخص کسی یتیم بچے کواپنےگھر یاکسی دوسری جگہ میں ہی اپنی طرف منسوب کیے بغیر ہی اس کی کفالت کرے اوراس کی پرورش اورنان نفقہ کی ذمہ داری برداشت کرے ، اوراس میں نہ تووہ کسی حرام کردہ کو حلال اورنہ کی حلال کو حرام کرے جیسا کہ منہ بولا بیٹا بنانے میں ہوتا ہے ۔

بلکہ کفالت کرنے والے کواللہ تعالی کے بعد کریم اوراحسان انعام کرنے والے کی صفت سے متصف ہوگا ، اس لیے یتیم کی کفالت کرنے والے کو منہ بولابیٹا بنانے والے پرقیاس نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اس میں فرق پایا جاتا ہے ، اوراس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچے کی کفالت کرنے پر ابھارا ہے ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

۔۔۔ اورآپ سے یتیموں کےبارہ میں بھی سوال کرتے ہیں ، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیرخواہی کرنا بہتر ہے اوراگرتم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تووہ تمہارے بھائي ہیں اللہ تعالی بدنیت اورنیک نیت ہر ایک کو خوب جانتا ہے ، اوراگر اللہ تعالی چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقینا اللہ تعالی غلبہ والا اورحکمت والا ہے البقرۃ (220) ۔

اورپھررسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی کفالت کرنے کو جنت میں اپنے ساتھ مرافقت کا سبب بتایا ہے کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ رہے گا ۔

سھل بن سعد رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں اوریتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اوردرمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سافاصلہ کرکے اشارہ کیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (4998) ۔

لیکن یہاں پر ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جب بھی یہ یتیم بچے بالغ ہوجائیں توانہیں کفالت کرنے والے شخص کی عورتوں اوربیٹیوں سے علیحدہ کرنا واجب ہوجائیگا ، یہ نہ ہو کہ وہ ایک جانب تو اصلاح کرے اوردوسری طرف غلطی

اورفساد کا مرتکب ہوتا رہے ۔

اوراسی طرح یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ بعض اوقات کفالت میں یتمی بچی بھی ہوسکتی ہے اورہوسکتا ہے وہ خوبصورت بھی ہو اوربلوغت سے قبل اسے اشتہاء بھی ہو اس لیے کفالت کرنے والے کوچاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کا خیال رکھے کہ کہیں وہ یتیموں کے ساتھ کہیں حرام کام کا ارتکاب نہ کرنے لگیں ، بعض اوقات یہ ہوسکتا ہے اورپھر یہ فساد کاایسا سبب ہوگا جس کی اصلاح کرنا ممکن نہیں ہوگی ۔

پھرہم آخر میں اپنے بھائیوں کویتیموں کی کفالت کرنے پر ابھارتے اوراس کا شوق دلاتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ اجروثواب ہے اوریہ ایک اخلاقی فریضہ ہے جوآج کل بہت ہی نادر لوگوں میں ملتا ہے صرف وہی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالی خیروبھلائي کی محبت اوریتیموں اورمسکینوں کی اصلاح اوران پر مہربانی و نرمی کا برتاؤکرنا ھبہ کیا ہے ۔

خاص کر کوسوو اورشیشان میں ہمارے بھائیوں نے بہت ہی زیادہ تکالیف اورتنگی اٹھائي ہے ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ ان کے سختیاں اورتکلیفوں کو دور کرے اوراس سے نجات عطا فرمائے ۔آمین ۔

واللہ اعلم .